Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ الفضل ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

فون: ۴۴۹

ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد ۷۸/۴۳ | سوموار: ۲۲-شعبان ۱۴۱۳ھ، ۱۵-تبلیغ ۱۳۷۲ہش، ۱۵-فروری ۱۹۹۳ء | نمبر ۳۹

درخواستِ دُعا

مکرم چوہدری محمد انور حسین صاحب امیر جماعتہائے احمدیہ ضلع شیخوپورہ بیمار ہیں۔ کمزوری کا سخت غلبہ ہے۔ چہرہ متورم ہے اور نقاہت کی وجہ سے آواز بھی بہت دھیمی پڑ گئی ہے۔

احباب جماعت سے درخواست ہے کہ محترم چوہدری صاحب کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے دردِ دل سے دعا کریں۔

ارشادات حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ

"قبولیتِ دعا کے واسطے بھی کوشش اور صدق دل کی سچی تڑپ ہی کی ضرورت ہوتی ہے۔ دیکھو دنیوی امتحانات کے واسطے لوگ کیسی کیسی خطرناک کوششیں کرتے ہیں۔ محنت کرتے کرتے ان کے دماغ پھر جاتے ہیں اور بعض اوقات خطرناک امراض مثل جنون اور سِل دِق وغیرہ پیدا ہوجاتے ہیں اور بصورت ناکامی بعض لوگ تو ایسے صدمات کے نیچے آجاتے ہیں کہ خودکشی تک نوبت پہنچ جاتی ہے۔ غرض ایک چند روزہ اور دنیوی زندگی کے لئے کیسی کیسی سختیاں برداشت کرتے ہیں۔ آخر یہ کامیابیاں کسی قدر ان کی محنتوں ہی کا نتیجہ ہوتی ہیں۔ اگر ہاتھ پاؤں توڑ کر بیٹھ رہیں اور امتحان کی تیاری نہ کریں تو کبھی کسی کو وہم بھی ہوسکتا ہے کہ وہ کامیاب ہوں مگر جب باایں ہمہ سخت محنت اور کوشش کے بھی بعض لوگ ناکام ہوجاتے ہیں تو بالکل نکمّے اور ہاتھ پاؤں توڑ کر بیٹھ رہنے والوں کا کیا حال؟ مانا کہ کوشش کرنے والے بھی ناکام ہوجاتے ہیں مگر اس سے یہ نتیجہ نہیں نکالنا چاہیئے کہ اب آئندہ کوشش ہی نہ کی جاوے۔ یہ بالکل غلط راہ ہے۔"

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۵۶۸)

خدا کی راہ میں جو کچھ ہوسکے خرچ کرو

اقتباس از خطبہ فرمودہ حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث

اللہ تعالیٰ نے مالی قربانی سے متعلق یہ بھی فرمایا ہے (۔) کہ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو اور جنہوں نے ہماری آواز کو سنا اور اس پر لبیک کہا ہے تم اس میں سے جو ہم نے تم کو دیا ہے اس دن کے آنے سے پہلے کہ جس میں نہ کسی کی خرید و فروخت۔ نہ دوستی۔ نہ شفاعت کارگر ہوگی۔ خدا کی راہ میں جو کچھ ہوسکے خرچ کرو۔ اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس طرف متوجہ کیا ہے کہ حشر کے دن جب ساری مخلوق، تمام بنی نوع انسان اللہ تعالیٰ کے حضور پیش ہوں گے۔ تو اس وقت تین چیزوں کی ضرورت ہوگی۔ ایک تو کوئی ایسا سودا ہوچکا ہو جو اس دن کام آئے۔ دوسرے کوئی ایسا دوست بنایا جاچکا ہو جس کی دوستی حشر کے دن فائدہ پہنچانے والی ہو اور تیسرے اس دن کوئی سفارش ہو۔ ان تینوں میں سے کوئی چیز یا تینوں جسے حاصل ہوجائیں وہ حشر کے دن شرمندہ نہیں ہوگا۔ بلکہ اللہ تعالیٰ تمام بنی نوع انسان کے سامنے اس کی تعریف کرے گا۔ اسے پیار کی نگاہ سے دیکھے گا۔ پیار کا معاملہ اس سے کرے گا۔ اپنی عظمت اور حسن کے جلوے اسے دکھائے گا۔ اور اسے ایسا سرور بخشے گا جو کبھی ختم ہونے والا نہیں۔ لیکن وہ لوگ جنہوں نے اس دن کے لئے خرید و فروخت کا سامان پیدا نہیں کیا جن کی ایسے وجود سے دوستی نہیں کہ جو دوستی اس دن کام آسکے اور جن کا کوئی سفارشی اس دن نہیں وہ تو گھاٹے میں رہے (۔) جو اللہ تعالیٰ کے دیئے ہوئے رزق میں سے خرچ کرنے سے ہچکچاتے اور اسے چٹی سمجھتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے ایسے حکموں کی نافرمانی کرتے ہیں وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنے نفسوں پر بڑا ہی ظلم کیا ہے اور اس کا خمیازہ وہ حشر کے دن بھگتیں گے۔ اللہ تعالیٰ نے اس خرید و فروخت کا ذکر بھی قرآن کریم میں کیا ہے جو حشر کے دن انسان کے کام آتا ہے فرمایا (اللہ تعالیٰ نے صاحب ایمان لوگوں سے ان کی جانیں اور ان کے اموال خرید لئے ہیں اس بدلہ میں کہ انہیں جنت ملیگی) اور پھر اسی آیت میں فرمایا (۔) کہ اللہ تعالیٰ نے ایک خرید و فروخت ایمان والوں سے کی ہے اور وہ یہ ہے کہ (صاحب ایمان) اپنی

باقی صفحہ ۷ پر

اعلانِ نکاح

محترمہ دُرِّ ثمین صاحبہ ایم۔ایس سی لیکچرار بنت مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ ربوہ کا نکاح ساٹھ ہزار روپیہ حق مہر پر ۲۳-جنوری ۱۹۹۳ء کو بیت المبارک ربوہ میں مکرم شکیل مسعود احمد خانصاحب ایم۔ایس آنرز ابن مکرم عبدالرحمٰن خانصاحب آف شیخوپورہ کے ساتھ مکرم مولانا دوست محمد شاہد صاحب نے پڑھا اور دعا کروائی۔ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے۔

یتامیٰ کمیٹی دارالضیافت ربوہ

حضور انور کے منصوبہ "کفالت یکصد یتامیٰ" کے بارے میں ضروری اعلان

جو دوست یتامیٰ کی خبرگیری اور کفالت کے خواہشمند ہوں وہ ایک یتیم کی کفالت کے جملہ اخراجات ادا کر کے اس بابرکت تحریک میں شامل ہوسکتے ہیں۔ مستحق یتیم بچوں پر عمر اور تعلیم کی ضروریات کے لحاظ سے تین صد روپیہ ماہوار سے سات صد روپیہ تک ماہوار خرچ کا اندازہ ہے۔ آپ اپنی خواہش اور مالی وُسعت کے لحاظ سے جو رقم بھی باقاعدہ ماہوار مقرر کرنا چاہیں کمیٹی کو اُس کی اطلاع کر دیں۔ اس غرض کے لئے اپنی رقوم امانت "یکصد یتامیٰ" خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں براہِ راست یا مقامی انتظامِ جماعت کی وساطت سے جمع کروانا شروع کر دیں۔

سیکرٹری یتامیٰ کمیٹی دارالضیافت ربوہ۔

یتیم کے ساتھ حسنِ سلوک ہمارا طرۂ امتیاز ہونا چاہیئے۔

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر: آغا سیف اللہ، پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس ۔ ربوہ
مقامِ اشاعت: دارالنصر غربی ۔ ربوہ
قیمت
ایک روپیہ پچاس پیسے

۱۵۔ تبلیغ ۱۳۷۲ ہش ۱۵۔ فروری ۱۹۹۳ء

ہمارا ارادہ ــــ اور خدا تعالیٰ کا ارادہ

اگر ہم کوئی کام کرنا چاہیں ۔ یا کسی کام کا ارادہ کریں ۔ تو ہم کہتے ہیں کہ اگر خدا نے چاہا تو ہم فلاں کام کریں گے ۔ گویا ہم نے تو ارادہ کر لیا ہے لیکن اس کے ساتھ ہی اس بات کی ضرورت ہے کہ خدا بھی اس کام کے سلسلہ میں ارادہ کرے ۔ خدا کا ارادہ کرنا ہمیں توفیق دینے کے مترادف ہے ۔ کہا جا سکتا ہے کہ جب ہم بھی ارادہ کر لیں ۔ اور خدا بھی ارادہ کرلے کہ کوئی کام ہو جانا چاہیئے تو وہ توفیق دے دیتا ہے کام کرنے کی ۔

یہ بات تو ہے ہمارے ارادے کے ساتھ خدا کے ارادے کے مل جانے کی ۔ یہ یوں بھی ہو سکتا ہے کہ ہم کام کرنا چاہیں اس کا ارادہ کر لیں اور پھر دعا شروع کر دیں اور اللہ تعالیٰ دعا کو قبول فرما کر اس کام کے پایۂ تکمیل تک پہنچانے کا فیصلہ کر لے تو یہ دعا کی قبولیت بھی ہوئی اور اللہ تعالیٰ کا ارادہ بھی ۔ اگر ہم اپنے تمام کام اسی طرح کریں ۔ ارادہ کریں ۔ دعا کریں ۔ دعا قبول ہو جائے اور کام ہو جائے تو یقیناً یہ بات برکت کا باعث ہوگی ۔ ہماری خواہش بھی پوری ہو جائے گی اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے برکت بھی ملے گی ۔

اس سلسلہ میں ایک اور بات بھی قابلِ غور ۔ اور قابلِ عمل ہے ۔ اور وہ یہ کہ جب کسی کام کا ارادہ کرنے لگیں تو پہلے یہ دیکھیں کہ اس کے ساتھ خدا کا ارادہ بھی مل سکتا ہے یا نہیں ۔ یعنی ہمارے ارادہ میں اور خدا کے ارادہ میں ہم آہنگی ہو سکتی ہے یا نہیں اگر ہمیں یقین ہو جائے کہ خدا تعالیٰ کے ارادہ کی ہم آہنگی حاصل ہو سکتی ہے ۔ تو پھر ارادہ کریں لیکن یہ کیسے معلوم ہو سکتا ہے کہ خدا کے ارادہ کی ہم آہنگی حاصل ہو سکے گی یا نہیں ۔ ویسے تو اس کے بہت سے طریق ہیں لیکن ایک طریق جو سیدھا سادہ ہے اور آسان بھی وہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نیکی کو پسند کرتا ہے اور ہر نیکی کا ساتھ دیتا ہے ۔ ہمارا ہر ارادہ جو نیکی کے کاموں کے سلسلہ میں ہوگا ۔ اس میں یقیناً اللہ تعالیٰ کے ارادے کی ہم آہنگی حاصل ہو جائے گی ۔

ہمارے لئے اس میں ایک بہت بڑا سبق ہے اور وہ یہ کہ ارادہ کریں نیکی کا ۔ غلط کام کو یکسر اپنی زندگی سے خارج کر دیں ۔ اپنے خیال سے بھی خارج کر دیں ۔ نیکی کی خدا پُشت پناہی کرتا ہے ۔ اگر ہمارا ارادہ نیکی کرنے کا ہو تو یقیناً خدا تعالیٰ کی مدد شامل حال ہوگی ۔ اور اس سے خدا تعالیٰ کا ارادہ ظاہر ہوگا ۔

مجھ پہ الزام دوغلے پن کا
اپنی تذلیل آپ کرتے ہو
دائیں بائیں سے ڈر رہے ہو تم
کیا خدا سے بھی دل میں ڈرتے ہو

ابوالاقبال

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جوشِ جنونِ عشق کا یوں امتحان دے
خود جا کے اُن کے ہاتھ میں تیر اور کمان دے

گر ہو سکے تو راہِ یقیں بھی تلاش کر
فرصت کبھی جو کثرتِ وہم و گمان دے

یا رب تضادِ قول و عمل سے ملے نجات
جو دل کی ترجماں ہو، مجھے وہ زبان دے

اتنا تو جا کے شیخِ حرم سے کہے کوئی
میدانِ کارزار میں آ کر اذان دے

لُطف و کرم نہیں نہ سہی، قہر ہی سہی
جو چاہتا ہے مجھ کو مرے مہربان دے

اہلِ زمیں تو کر نہ سکے انسدادِ ظُلم
ممکن ہے اب زمیں کو مدد آسمان دے

وہ اور ہونگے جن کو غرض ہے نشاط سے
مَیں چاہتا ہوں مجھ کو غمِ دو جہان دے

قصّوں پہ اعتبار کہاں تک کرے کوئی
اے ربِّ دو جہاں کوئی زندہ نشان دے

ملتی ہے آ کے آپ اُسے عمرِ جاوداں
راہِ وفا میں شوق سے جو اپنی جان دے

خورشیدِ حشر دیکھ کے چھپتا پھرے کہیں
اپنے کرم سے تُو، وہ مجھے سائبان دے

ڈاکٹر محمود الحسن امین آبادی

انسانیت کو اس وقت انسان بننے کا پیغام دینے کی ضرورت ہے: حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ - الثانی

لجنہ کالم

جون ۱۹۵۱ء کو دیگر امور کے علاوہ حضور نے فرمایا:۔

پس جہاں دینی مسائل کو مدِّ نظر رکھنا تمہارے لئے ضروری ہے وہاں ان عائلی مشکلات کو حل کرنا بھی تمہارے لئے ضروری ہے۔ ہندوستان میں مسلمانوں کے تنزل اور ان کے انحطاط کی بڑی وجہ یہی ہوئی کہ جب ان کے پاس دولت آگئی تو انہوں نے اس قسم کے مشاغل بیکاری کو اختیار کر لیا۔ گھروں میں مرد بیٹھے چھالیا کاٹ رہے ہیں۔ گلوریاں بنا رہے ہیں اور عورت بھی کھانا پکانے میں مصروف ہے کبھی یہ چیز تلی جا رہی ہے۔ کبھی وہ چیز تلی جا رہی ہے۔ کبھی کہتی ہے آج میں چٹنی بنا لوں، کبھی کہتی ہے آج میں میٹھا بنا رہی ہوں۔ نتیجہ یہ ہوا کہ وہ تو کھانے تیار کرنے میں مشغول ہو گئے اور حکومت انگریزوں نے سنبھال لی۔ یہ مصیبت جتنی ہندوستان میں ہے باہر نہیں۔ عرب میں جا کر دیکھ لو سارا عرب بازار سے روٹی منگواتا ہے۔ مصر میں جا کر دیکھ لو۔ سارا مصر بازار سے روٹی منگواتا ہے۔ اور سالن بھی وہ گھر پر تیار نہیں کرتے، بازار سے ہی منگوا لیتے ہیں۔ وہاں لوبیا کی پھلیاں بڑی کثرت سے ہوتی ہیں۔ صبح کے وقت مکہ میں چلے جاؤ، قاہرہ میں چلے جاؤ بازاروں میں لوبیا کی دیگیں تیار ہوں گی۔ اور ہر شخص اپنا برتن لے جائے گا اور تنور کی روٹیاں اور لوبیا کی پھلیاں لے آئے گا۔ غریب اسے یونہی کھا لیتے ہیں اور امیر آدمی گھی کا تڑکا لگا لیتے ہیں۔ اسی طرح دوپہر کے وقت روٹی بازار سے آتی ہے۔ اور سالن کے طور پر بھی وہ کوئی سستی سی چیز لے لیتے ہیں اور گذارہ کر لیتے ہیں۔ مگر ہمارے ہاں یہ حالت ہے کہ لوگ بڑے فخر سے کہتے ہیں کہ ہم وہ ماما رکھنا چاہتے ہیں جو ایک سیر آٹے میں ۸۰ پھلکے پکا سکتی ہو۔ بازار والوں نے اپنے کام کو اس طرح ہلکا کر لیا کہ سیر آٹے میں چھ روٹیاں تیار کر لیں اور انگریزوں نے سیر میں چار اور بعض دفعہ دو۔ اور انہوں نے اپنے کام کو اس طرح بوجھل بنا لیا، اسی اسی پھلکے بنانے لگے۔ یہ سب شغلِ بیکاری ہیں۔

جن کو دور کرنا پڑے گا۔ اور جن کو دور کر کے ہی تم اپنا وقت بچا سکتی ہو۔ آخر علم کے استعمال کے لئے تمہارے پاس وقت چاہیئے۔ اگر تم نے اپنے آپ کو ایسا بنا لیا کہ تمہارے پاس کچھ بھی وقت نہ بچا تو تم نے کرنا کیا ہے۔ پس پہلا سوال وقت کا ہے۔ تم کو اپنی زندگی ایسی بنانی پڑے گی کہ تم ان کاموں کے لئے اپنے اوقات کو فارغ کر سکو۔ پھر تمہارے لئے آسانی ہی آسانی ہے اور تم اس وقت سے فائدہ اٹھا کر بیسیوں ایسے کام کر سکتی ہو۔ جو تمہاری ترقی کے لئے ضروری ہیں۔ پس یہ مسئلہ بھی تمہیں ہی حل کرنا پڑے گا۔ اور اگر تم حل کر لو تو تمہاری مائیں آپ ہی تمہاری نقل کرنے پر مجبور ہوں گی۔ ہم نے دیکھا ہے۔ لڑکی پرائمری پاس ہوتی ہے تو جاہل مائیں اپنی لڑکی کے آگے پیچھے پھرتی ہیں اور کہتی ہیں کہ ہماری بیٹی پرائمری پاس ہے۔ بڑی عقلمند اور ہوشیار ہے۔ اگر مائیں اپنی پرائمری پاس لڑکیوں کی بات رد نہیں کر سکتیں تو تم تو بی۔ اے ہو گی۔ تمہاری بات ماننے کے لئے تیار نہیں ہوں گی۔

یہ کام جو میں نے بتایا ہے اسے معمولی نہ سمجھو یہی وہ چیز ہے جس نے ہمارے ملک کی عورت کو بے کار بنا دیا ہے۔ دوسری قوموں نے تو اس مسئلہ کو حل کر لیا اور چھ سات گھنٹے بچا لئے لیکن تمہیں کھانے پکانے کے دھندوں سے ہی فرصت نہیں ملتی۔ اگر تم بھی چھ سات گھنٹے بچا لو تو یقیناً تم ان اقوام سے بہت زیادہ ترقی کر سکتی ہو کیونکہ وہ اگر چھ گھنٹے بچاتی ہیں تو دو گھنٹے قومی کاموں میں صرف کرتی ہیں اور چار گھنٹے ناچ گانے میں صرف کرتی ہیں۔ لیکن تم اپنا سارا وقت قومی اور مذہبی کاموں میں صرف کرو گی۔ اس لئے یورپ کی عورت کے مقابلہ میں تمہیں اپنے کاموں کے لئے تین گنا وقت مل جائے گا۔ اور جب وہ چھ گھنٹوں میں سے چار گھنٹے ناچ گانے میں صرف کریں گی اور تمہارا تمام وقت خالص دینی کاموں میں صرف ہو گا اور اس طرح تم ان سے تین گنا کام کرو گی تو تمہاری فتح یقینی ہے کیونکہ وقت کے لحاظ سے یورپ کی تین تین عورتوں کے مقابلے میں تمہاری ایک ایک عورت ہو گی۔ اس وقت تمہاری سو عورت بھی یورپ کی ایک عورت کے مقابلے میں کوئی حقیقت نہیں رکھتی۔ کیونکہ تمہارا علم بھی کم ہے۔ اور تمہارے پاس اپنے قومی کاموں کے لئے وقت بھی نہیں بچتا۔ لیکن جب تم علم حاصل کر لو گی اور قومی کاموں کے لئے وقت بھی ان سے زیادہ صرف کرو گی تو تمہاری ایک عورت کے مقابلے میں یورپ کی سو عورت بھی کوئی حقیقت نہیں رکھے گی جب تک یورپ کا ماحول ایسا ہے اور اس کا طریق عمل ایسا ہے کہ اس کی ایک عورت تمہاری سو عورت کے برابر ہو گی۔ اس کا جیتنا یقینی ہے۔ لیکن جب تم اپنے آپ کو ایسی بنا لو گی کہ تمہاری ایک عورت ان کی سو عورت کے برابر ہو گی تو پھر تمہارا جیتنا یقینی ہے۔

ان ریمارکس اور نصیحتوں کے ساتھ میں اپنے خطبہ کو ختم کرتا ہوں، کالج کا افتتاح کرتا ہوں اور اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ وہ ہمارے زنانہ کالج کی اس چھوٹی سی بنیاد کو اپنی عظیم الشان برکتوں سے نوازے۔ اور یہ چھوٹا سا ادارہ دنیا کے تمام علمی اداروں پر چھا جائے۔"

اس کے بعد میں تمہیں اس طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ انسانی زندگی کے دو پہلو ہوتے ہیں ایک غذائی پہلو ہوتا ہے جس میں انسان غذا سے طاقت حاصل کرتا ہے اور دوسرا پہلو اس کی فعالی حیثیت ہوتی ہے۔ جس میں وہ حاصل کی ہوئی طاقت کو استعمال کرتا ہے۔ مثلاً بجلی کوئلہ کے ساتھ پیدا کی جاتی ہے۔ مشین کوئلہ کھاتی ہے اور اس سے بجلی پیدا ہوتی ہے ہم بٹن دباتے ہیں اور بجلی سے کام لیتے ہیں، اور جہاں بجلی نہیں ہوتی وہاں غذائی اور فعالی دونوں پہلو تیار کئے جاتے ہیں۔ مثلاً لالٹین ہوتی ہے۔ اس میں ہم تیل ڈالتے ہیں یہ تیل اس کا غذائی پہلو ہے۔ پھر ہم بتی کو دیا سلائی لگا کر روشن کر کے اس سے کام لیتے ہیں یہ اس کا فعالی پہلو ہوتا ہے یہی حالت انسانی جسم کی ہے۔ کوئی انسان خواہ وہ نبی ہی کیوں نہ ہو ایسا نہیں گذرا جو کھاتا پیتا نہ ہو تم میں سے ہر بوڑھا، جوان بچہ عورت اور مرد غذا کھاتا ہے خواہ وہ غذا اچھی ہو یا بُری چاول ہو یا گندم گوشت ہو یا ترکاری وہ غذا کھاتا ضرور ہے۔ اگر وہ غذا نہ کھائے تو اس کا جسم مر جائے گا۔ اور طاقت قائم نہیں رہے گی۔ غذا کھانے کے بعد وہ کام کرتا ہے۔ کوئی تاجر ہوتا ہے وہ تجارت کرتا ہے کوئی مزدور ہوتا ہے وہ مزدوری کرتا ہے کوئی سرکاری ملازم ہوتا ہے وہ ملازمت کرتا ہے غرض نوکری زراعت اور تجارت سب کاموں کی بنیاد روٹی پر ہوتی ہے۔ اگر کوئی شخص کھانا نہ کھائے تو اس کا جسم بیکار ہو جائے گا۔ اور وہ کوئی کام نہیں کر سکے گا۔ انگریزی زبان کا مقولہ ہے کہ فوج پیٹ پر لڑتی ہے اگر پیٹ ہی بھرا ہوا نہ ہو گا تو کوئی سپاہی لڑے گا کیا۔ غرض پہلے انسان غذا کھاتا ہے۔ اور پھر اس سے جو طاقت حاصل ہوتی ہے اس سے کام کرتا ہے۔ یہی حالت دین کی ہے دین میں بھی ایک حصہ غذائی ہوتا ہے۔ اور ایک فعالی حصہ ہوتا ہے۔ جسطرح جسم کی طاقت کے قیام کے لئے روٹی چاول سبزی اور ترکاری وغیرہ اشیاء مقرر ہیں اور جسطرح ہم دن میں چار پانچ دفعہ کھاتے پیتے ہیں۔ اسی طرح روح کو زندہ رکھنے کیلئے بھی خدا تعالیٰ کی طرف سے کچھ چیزیں مقرر ہیں

(.................)

یہ سب روح کی غذائیں ہیں۔ جسطرح روٹی کے بغیر جسم زندہ نہیں رہ سکتا۔ اسی طرح ان چیزوں کے بغیر روح بھی زندہ نہیں رہ سکتی۔ تم یہ کبھی نہیں کہہ سکتے کہ فلاں آدمی نے ۶۰ دن تک کھانا نہیں کھایا اور پھر وہ زندہ رہا ہے۔ اگر کوئی شخص تمہارے سامنے یہ بات بیان کرے کہ فلاں شخص ۶ ماہ سے کمرے میں بند کیا ہوا ہے اسے روٹی اور پانی نہیں دیا گیا۔ وہ سخت گھبرایا ہوا ہے اور چاہتا ہے کہ اسے باہر نکالا جائے تو تم کہو گی جو شخص ۶ ماہ سے بغیر کھائے پیئے اندر بند ہے۔ وہ کیا زندہ بھی رہ سکتا ہے۔ لیکن تم بڑے اطمینان سے یہ بات کہہ دیتی ہو کہ فلاں شخص دس سال تک نماز کے قریب بھی نہیں گیا اور اسکی روح زندہ ہے۔ فلاں شخص دس سال سے روزے نہیں رکھتا اور اسکی روح زندہ ہے۔......... فلاں شخص ذکرِ الٰہی نہیں کرتا اور اسکی روح زندہ ہے۔ یہ عجیب بات ہے کہ جسم کی غذا کے متعلق تو تم یہ خیال کرتی ہو کہ غذا کے بغیر انسان چوتھے پانچویں دن مر جاتا ہے لیکن روحانی غذا کے متعلق تم یہ خیال کرتی ہو کہ روح دس سال کے بعد بھی زندہ رہتی ہے جسطرح غذا نہ ملنے کی وجہ سے جسم مر جاتا ہے اسی طرح روحانی غذا نہ ملنے کی وجہ سے روح بھی مر جاتی ہے۔

الانسانیت کو اس وقت انسان بننے کا پیغام دینے کی ضرورت ہے۔

(حضرت امام جماعت احمدیہ - الرابع)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نسیم سیفی

کاغذی ہے پیرہن

اس تصویر میں دس افراد میں سے چار پاکستانی ہیں اور چھ گیمبیا کے دوست ان چھ دوستوں میں سے چار گیمبیا کی احمدیہ جماعت کے مربی ہیں اور دو حکومت کے مختلف دفاتر کے کارکن لیکن ہمیشہ اس خواہش کا اظہار کرنے والے کہ کاش وہ بھی مربی بن سکتے اور جب تک وہ مربی بن نہیں جاتے وہ مربیوں کے ساتھ مل کر جماعت کے افراد کی تربیت کا سامان کرتے رہتے ہیں. جہاں تک پاکستانیوں کا تعلق ہے ان میں اگلی قطار میں سب سے پہلے مکرم اقبال احمد صاحب غضنفر ہیں انہوں نے کئی سال مغربی افریقہ میں سلسلہ عالیہ احمدیہ کی خدمت کی ہے اور چونکہ ان کی طبیعت میں خوشگوار مزاح ہے اس لئے بہت جلد دوستوں میں گھل مل جاتے ہیں اور یہ بات ان کے لئے خاصی مفید ثابت ہوتی ہے انہیں جہاں کہیں بھی جانے کا موقع ملا فوری طور پر دوسروں کے ساتھ قریبی تعلقات پیدا کئے نہ صرف اپنی جماعت کے دوستوں کے ساتھ بلکہ غیر از جماعت دوستوں سے بھی۔ اور اسی طرح اپنی بات کو زیادہ بہتر طور پر سمجھانے کا موقع ملتا رہا۔ جو بات میں اب کہنے لگا ہوں خدا کرے کہ وہ درست ہو اور غضنفر صاحب اسے برا نہ مانیں۔ اس بات کے سلسلے میں پہلے میں حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خانصاحب کا ذکر کروں گا۔ میں نے سنا ہے کہ ایک دفعہ حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خانصاحب کسی انتخاب کے لئے کھڑے ہو رہے تھے اپنے آبائی گاؤں تشریف لے گئے وہاں پر ایک دعوت میں ان کے دوستوں نے دیکھا کہ مکرم چوہدری صاحب. بہت خوش خوراک بھی ہیں اور کھانے کی مقدار بھی خاصی تسلی بخش ہے کسی شخص نے اپنے رنگ میں تعریف کرتے ہوئے کہا جو کھانا اچھا ہے اور کام بھی یقیناً اچھا کرتا ہو گا بات تو ٹھیک ہے یہی بات میں نے مکرم اقبال احمد غضنفر کے متعلق سنی ہے کہ وہ اچھا کھاتے ہیں خوب کھلاتے ہیں اور کام بھی خوب کرتے ہیں اب تو آپ سلسلے کی خدمت سے ریٹائر ہو چکے ہیں۔ اور شائد کسی سکول میں تدریس کا کام کر رہے ہیں لیکن جب تک آپ مغربی افریقہ میں رہے آپ نے دورے بھی خوب کئے تعلقات بھی خوب پیدا کئے۔ جماعتوں کو بھی مضبوط کیا اور شاید وہ سب کچھ اس لئے زیادہ بہتر طریق پر کر سکے کہ وہ خدا کے فضل سے کھاتے بھی خوب ہیں جب وہ مغربی افریقہ جاتے ہوئے نائیجیریا کے ایئرپورٹ پر پہنچے ہمارے صدر محترم ایس۔ او بکری صاحب انہیں لینے گئے اور واپس آ کر محترم صدر صاحب نے بتایا کہ آدمی خاصا دلچسپ ہے راستے میں جو باتیں ہوئی ہوں گی ان سے انہوں نے اندازہ لگا لیا چنانچہ مغربی افریقہ میں جہاں انہوں نے کام کیا ہے لوگ انہیں اب بھی یاد کرتے ہیں۔ ان کے آگے مکرم ڈاکٹر سعید احمد صاحب ہیں مجھے یاد پڑتا ہے کہ قادیان میں تعلیم الاسلام ہائی سکول میں میں طالب علم تھا تو ان دنوں دو طالب علم خاصے مشہور تھے یا یوں کہہ لیجئے ایک تو خاصا مشہور تھا اور دوسرا ان کی وجہ سے جانا پہچانا جاتا تھا وہ دونوں تھے نصیر لاہوری اور سعید لاہوری یہ وہی ڈاکٹر سعید احمد صاحب ہیں گیمبیا میں کاؤر میں آپ کا کلینک تھا مجھے کاؤر دیکھنے کا موقع ملا ہے اگرچہ گیمبیا ہے تو ایک چھوٹا سا ملک لیکن کاؤر ایک دور افتادہ علاقہ ہے۔ راستہ بھی مشکل اور وہ قصبہ یا گاؤں جو کچھ بھی اسے کہہ لیجئے لیکن ڈاکٹر صاحب خدا کے فضل سے نہایت تندہی کے ساتھ وہاں اپنی کلینک چلا رہے تھے ان کے ساتھ ان کا ایک ڈسپنسر رہتا تھا اور یہی ڈسپنسر ان کے گھر کے دیگر کام کاج بھی کرتا تھا حتیٰ کہ کھانا پکانے کی ذمہ داری بھی اسی کے پاس تھی جب میں وہاں گیا اور ڈاکٹر صاحب کو اس حالت میں دیکھا سچ تو یہ ہے کہ خدا کی شان اس طرح نظر آئی کہ وہ لوگ جو بہت اچھے اچھے علاقوں میں بہت اچھی اچھی پوزیشنوں میں کام کرتے رہے ہیں وہ خدا تعالیٰ کی خاطر ایسے پسماندہ علاقوں میں غریبانہ زندگی بسر کرتے ہوئے عوام الناس کی خدمت میں مصروف ہیں۔ ڈاکٹر صاحب کی کامیابی کا اس سے پتہ چلایا جا سکتا ہے کہ (گیمبیا، بانجل میں جو سیکنڈری سکول کھولا گیا وہ ابتداء میں بلکہ کئی سال تک آپ ہی کی کلینک کی حمایت سے چلتا رہا۔ آپ ایک خاص رقم جسے خاصی کثیر رقم کہا جا سکتا ہے سکول کے لئے بہم پہنچاتے تھے اور اپنا گذارہ نہایت غریبانہ طریق پر کرتے تھے انہوں نے ایک عجیب بات سنائی وہ یہ کہنے لگے کہ یہاں بلیوں اور مرغیوں کا آپس میں کوئی تنازعہ نہیں ہے۔ میرے پاس مرغی تھی اور بلیاں بھی تھیں دونوں کو میں نے آپس میں کھیلتے ہی دیکھا اور یہ بھی دیکھا کہ کچھ عرصہ کے بعد میری مرغی غائب ہو گئی میں حیران تھا کہ بلی اور مرغی دونوں آپس میں کھیلا کرتی تھیں مرغی کو کیا ہو گیا

کچھ عرصہ گذر جانے کے بعد وہ مرغی اپنے آٹھ دس بچے ساتھ لے کر پھر مشن ہاؤس میں واپس آگئی ہوا یہ کہ مرغی گھر سے نکل گئی باہر ایک جھاڑی کے نیچے انڈے دیتی رہی وہیں اسے انڈے سینے کا موقع ملا۔ اور جب بچے چلنے پھرنے کے قابل ہو گئے یعنی دوڑنے بھاگنے لگے تو وہ انہیں لے کر مشن ہاؤس آگئی۔ کتنی عجیب بات ہے۔ یہ بھی اللہ تعالیٰ کے رنگ ہیں یہاں مرغیوں کو بلیوں سے خاص محنت کر کے بچانا پڑتا ہے۔ اور بعض اوقات آدھی رات کے وقت گھر میں شور پڑ جاتا ہے کہ بلی مرغی کو لے گئی کھڈے کی اس نے جالی اکھاڑی اور مرغی کو پنجہ مارا اور اٹھا کر لے گئی لیکن وہاں پر بلیاں اور مرغیاں آپس میں اکٹھی رہتی ہیں اور ایک دوسرے سے کھیلتی ہیں اس سے میں نے یہ بھی اندازہ لگایا کہ یہاں کے لوگ خدا تعالیٰ کے فضل سے بہت مروّت والے ہیں ایک دوسرے کا بہت خیال رکھنے والے لڑائی جھگڑا بہت کم ہے آپس میں پیار خاصا زیادہ ہے۔ میں تقریباً پندرہ بیس دن بانجول گیمبیا میں رہا۔ میں نے کبھی یہ نہیں سنا کہ سڑک پر یا کسی میدان میں یا کسی بازار میں دو آدمی جھگڑ پڑے حالانکہ بعض دیگر ممالک میں (مغربی افریقہ کے ہی ممالک میں) جہاں مجھے کچھ وقت گذارنے کا موقع ملا میں اکثر دیکھتا تھا کہ سڑکوں پر لڑائیاں ہو رہی ہیں۔ ایک دوسرے کو مارا پیٹا جا رہا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ نے گیمبیا میں یہ خصوصیات رکھی ہیں کہ وہاں کے جانور بھی ایک دوسرے کی مخالفت نہیں کرتے۔ اور انسان تو ایک دوسرے سے انتہائی طور پر پیار کا اظہار کرتے ہیں۔

ان کے بعد مکرم مولانا محمد شریف صاحب انچارج گیمبیا مشن۔ آپ کے متعلق کچھ باتیں تو پہلے کہہ چکی ہیں اب صرف اتنا کہوں گا کہ گذشتہ صدی کے آخری ایام اور اس صدی کے پہلے چند سالوں میں آپ کے نانا جان مڈل سکول کے ہیڈ ماسٹر تھے میرے والد صاحب کے وہ حقیقی چچا تھے اور چونکہ میرے والد صاحب کے والد صاحب انکی کم عمری میں فوت ہو گئے تھے اس لئے میرے والد صاحب نے اپنے چچا کے پاس رہ کر تعلیم حاصل کی اور وہیں سکول کی ملازمت شروع کر دی پھر ساری عمر سکول ہی کی ملازمت کی بلکہ سکول کی ملازمت سے ریٹائر ہونے کے بعد حضرت امام جماعت الثانی نے ان پر یہ احسان فرمایا جامعہ احمدیہ میں غیر ممالک کے طلباء کو اردو پڑھانے پر مقرر فرمایا۔ اور سکول سے ریٹائرمنٹ کے بعد جامعہ میں تدریس شروع کر کے آپ تے ۴۳ سال کے قریب یہاں بیرونی ممالک سے آنے والے طلباء کو اردو پڑھایا۔ مکرم مولانا محمد شریف صاحب کے نانا جان کا ایک ہی فرزند تھا۔ بیٹیاں چھ سات تھیں اس ایک فرزند کی آگے جو اولاد ہیں ان میں مکرم چوہدری محمد علیم الدین صاحب اسلام آباد کی احمدی جماعت کے امیر ہیں۔ مکرم حکیم محمد دین صاحب پہلے حیدر آباد دکن میں مربی تھے پھر قادیان چلے گئے اور قادیان میں خاصا لمبا عرصہ آپ نے تدریس کے فرائض انجام دیئے اور احمدیہ سکول کے ہیڈ ماسٹر رہے چنانچہ اب وہ بھی ریٹائر ہو چکے ہیں ایک اور بیٹا رشید الدین صاحب۔ کراچی میں ہے۔

اس کے آگے مکرم داؤد احمد صاحب حنیف جو اب ایک لمبے عرصے سے گیمبیا کے مربی انچارج ہیں۔ آپ سادگی کا مرقع اور خلوص کی تصویر ہیں یہاں ان کے دوست ان کی جامعہ احمدیہ کے زمانے کی باتیں یاد کرتے ہیں تو اس بات سے خوش ہوتے ہیں کہ اتنا سادہ لیکن پر خلوص شخص اللہ تعالیٰ کے فضل سے احمدیہ جماعت گیمبیا کا امیر بنا تو وہاں پر جماعت کی ترقی کے دروازے کھل گئے اب خدا کے فضل سے وہاں کئی سیکنڈری سکول ہیں مربیوں کی تعداد

باقی ص ۸ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات، واقعات، شخصیات ____ نون ۔ سین

ایک نیا اتحاد

گذشتہ دنوں روس کے صدر بورس یلسن نے کہا تھا کہ چین ہندوستان روس اور بنگلہ دیش ایک اتحاد قائم کر لیں۔ تاکہ اس علاقے میں استحکام پیدا ہو سکے بنگلہ دیش کے وزیر خارجہ مستفیض الرحمان نے ایک پریس بریفنگ میں بتایا کہ بنگلہ دیش کی خواہش ہے کہ اس اتحاد میں پاکستان کو بھی شامل کیا جائے۔ پاکستان نے بنگلہ دیش کے خیال کے مطابق نیوکلیئر اہلیت حاصل کر لی ہے۔ اس لئے یہ بات نہایت ضروری ہے کہ اس علاقے میں امن وامان قائم رکھنے۔ اور اسکے استحکام کے لئے پاکستان کو بھی اس اتحاد کا ایک رکن بنایا جائے۔ البتہ انہوں نے یہ بھی کہا کہ یہ اتحاد کب سے کام کرنا شروع کرے گا۔ اسکے متعلق ابھی کچھ نہیں کہا جاسکتا۔ کیونکہ روس ہندوستان اور چین کے آپس کے تعلقات کا بھی ابھی پوری طرح علم نہیں۔ جہاں تک برمیوں کی واپسی کا تعلق ہے اور وہ کچھ عرصہ ہوا ملتوی ہو گئی تھی۔ اب دوبارہ شروع ہو گئی ہے۔ اس بیچ میں جواب برما واپس گیا ہے ۹۸۱ افراد شامل ہیں۔ پریس کانفرنس کے موقعہ پر مسٹر رحمان نے کہا کہ یہ ۹۸۱ افراد ۲۰۴ خاندانوں سے تعلق رکھتے ہیں۔ برمیوں کی واپسی گذشتہ ستمبر کے وسط میں شروع ہوئی تھی اور اسکے بعد ۱۵ دن کے لئے ملتوی کر دی گئی تھی کیونکہ بنگلہ دیش پر الزام لگایا جارہا تھا کہ وہ بعض مہاجرین کو زبردستی واپس کر رہا ہے۔ حالانکہ ڈھاکہ اس الزام کی سختی سے تردید کرتا رہا ہے۔ ورنر بلیٹر اقوام متحدہ کے مہاجرین کمیشن کے سربراہ نے ڈھاکہ میں بنگلہ دیش کی حکومت کے ساتھ ایک معاہدے پر دستخط کریں گے جس کا مقصد یہ بتایا جاتا ہے کہ مہاجرین کی واپسی امن وامان میں ہونی چاہیئے۔ یہ لوگ مارچ ۹۱ء سے بنگلہ دیش میں قیام پذیر ہیں۔ بتایا گیا ہے کہ ۲،۶۵،۰۰۰ برمی مہاجرین میں سے ابھی تک ۱۸،۱۲۰ افراد واپس گئے ہیں۔

مرزا اسلم بیگ کا بیان

بتایا گیا ہے کہ سابق چیف آف آرمی سٹاف جنرل مرزا اسلم بیگ کے اس بیان پر کہ انہوں نے جونیجو اسمبلی کے سلسلے میں سپریم کورٹ پر اثر ڈالا تھا سپریم کورٹ نے اس سلسلے میں نارمل پروسیسنگ شروع کر دی ہے۔ جیسا کہ ہمارے قارئین جانتے ہیں اس بیان کے بعد بڑی لے دے ہوئی ہے کئی اطراف سے یہ کہا گیا ہے کہ مرزا اسلم بیگ کا بیان عدالت کی کارکردگی پر ایک بدنما داغ لگانے والی بات ہے اور اس لئے اس کی پوری تحقیقات بھی کی جانی چاہیئے اور مرزا اسلم بیگ پر ہتک عدالت کا مقدمہ چلایا جانا چاہیئے۔ سپریم کورٹ نے بتایا ہے کہ اس سلسلے میں نارمل کارروائی شروع کر دی گئی ہے۔ ایک مختصر سے پریس ریلیز میں سپریم کورٹ نے اتوار کے روز کہا کہ اخبارات میں ۵ اور ۶ فروری ۱۹۹۳ء کو جو خبر سابق آرمی چیف جنرل اسلم بیگ کی تقریر کے متعلق چھپی ہے یہ تقریر انہوں نے میٹ دی پریس کے موقعہ پر لاہور پریس کلب میں کی تھی۔ اور یہ تقریر ۴ فروری کو کی گئی تھی۔ اس سلسلے میں سپریم کورٹ نے اپنی نارمل پروسیسنگ شروع کر دی ہے۔ ایسے معاملات میں ہمیشہ یہی کارروائی کی جاتی ہے۔ اٹارنی جنرل سے بھی کہا گیا ہے کہ وہ اس معاملے میں اپنی رپورٹ پیش کرے۔ جب رجسٹرار سپریم کورٹ مسٹر ایم۔ اے۔ لطیف سے پوچھا گیا کہ نارمل پروسیسنگ کا کیا مطلب ہے تو انہوں نے ایک انگریزی روزنامے کو بتایا کہ اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ ان کے خلاف کارروائی شروع کی گئی ہے۔ اس سلسلے میں تمام متعلقہ کاغذات جمع کر رہے ہیں اور جب اٹارنی جنرل کی رپورٹ بھی مل جائے گی تو ان کاغذات کو سپریم کورٹ کے ججوں کے سامنے پیش کر دیا جائے گا۔ وہ فیصلہ کریں گے کہ اس سلسلے میں کیا کارروائی کرنا ضروری ہے۔ جیسا کہ پہلے کہا گیا ہے بہت سے سیاسی رہنماؤں نے اس بات کی طرف توجہ دلائی ہے کہ فوری طور پر تحقیقات کی جانی چاہیئے۔ سابق وزیر قانون سید افتخار گیلانی کا یہ بیان شائع ہوا ہے کہ چیف آف آرمی سٹاف ایک ذمہ دار شخص ہوتا ہے اور اس لئے مرزا اسلم بیگ کے بیان کا ضرور نوٹس لیا جانا چاہیئے۔ اب جنرل بیگ نے یہ بات بہت کھل کر کہی ہے۔ اس لئے اگر نوٹس نہ لیا گیا تو عدالتوں کی نیک نامی پر حرف آئے گا۔

جیلوں کا دورہ

گذشتہ ہفتہ کے روز سندھ ہائیکورٹ کے چیف جسٹس جسٹس ناصر حسن زاہد اور اٹھارہ دیگر جج صاحبان نے کراچی سنٹرل پریزن (قید خانہ) کا اکٹھے دورہ کیا اور تمام بیرکس اور سیل میں گئے۔ تاکہ ہر قیدی کو اس بات کا موقع مل سکے کہ وہ اپنی شکایات کا اظہار جج صاحبان کے سامنے کر سکے یہ دورہ ایک فل کورٹ کی جمعرات کی میٹنگ کے بعد کیا گیا کیونکہ اس میٹنگ میں یہ فیصلہ کیا گیا تھا کہ عمومی اور خصوصی شکایات ایسے قیدیوں کی یا مجرموں کی جن کے مقدمات عدالتوں میں جاتے ہیں ان سے یہ معلوم کیا جائے کہ کہاں کہاں بہتری کی جاسکتی ہے اور ان کے ماحول کو بھی بہتر بنایا جاسکتا ہے۔ فیصلہ یہی ہوا تھا کہ ہفتہ کے روز دورہ کیا جائے یہ دن فیصلے لکھنے کے لئے مقرر ہوتا ہے اسی طرح انتظامی امور نبٹانے کے لئے اور فوری عدالتی کام اور اجلاسوں کیلئے مسٹر جسٹس امام علی جی قاضی صرف ایک ایسے جج تھے کہ شہر سے باہر ہونے کی وجہ سے وہ اس میں شامل نہیں ہو سکے۔ ججز تو ۲۸ ہونے چاہئیں لیکن اس وقت صرف بیس جج کام کر رہے ہیں اور اس وجہ سے دورے پروگرام کے مطابق نہیں ہو رہے۔ چنانچہ یہ فیصلہ کیا گیا کہ اکٹھے مل کر دورہ کر لیا جائے یہ جج ایک رپورٹ تیار کریں گے جو حکومت کو بھیجی جائے گی۔ اور اس رپورٹ میں تھوڑے وقفے کے لئے اور لمبے وقفے کے لئے بہتر تجاویز پیش کی جائیں گی۔ چیف جسٹس صاحب اور دیگر جج صاحبان عام طور پر گاہے گاہے دورے کرتے رہتے ہیں اور ان دوروں کے نتائج سے حکومت کو آگاہ کر دیا جاتا ہے یہ دورہ جو اب کیا گیا یہ دو گھنٹے تک جاری رہا۔ جیل کے حکام سے اس دورہ کو آخری لمحے تک خفیہ رکھا گیا۔ ہر بیرک میں تقریباً ۱۲۰ قیدی تھے اور ایک جج نے ان سے انٹرویو کیا۔ جیل کا سٹاف بیرک سے باہر رکھا گیا اس دورے کے متعلق جج صاحبان کے سامنے جو مسائل آئے ان کے متعلق آپس میں گفتگو کی اور نوٹس آپس میں ایک دوسرے کو دکھائے۔ ان کے خیالات کو نوٹ کرنے کے لئے جج صاحبان کے سیکرٹری ان کے ساتھ تھے سب سے بڑا مسئلہ جو اس بارے میں سامنے آیا وہ یہ تھا کہ قیدیوں کے لئے مناسب حال جگہ موجود نہیں ہے۔ اور جب قیدیوں کو عدالت میں طلب کیا جاتا ہے تو بعض اوقات انہیں پیش نہیں کیا جاتا بعض قیدیوں نے یہ بھی کہا کہ اگر ہم بعض قسم کی شکایات کریں گے، یعنی جیل سٹاف کے خلاف تو بعد میں انہیں مشکلات کا سامنا کرنا پڑے گا لیکن انہیں یقین دلایا گیا کہ ایسا ہرگز ممکن نہیں ہو گا۔ اگر کوئی ایسی بات ہو بھی تو بعد میں جج صاحبان کو اس کی اطلاع دی جائے۔

صنعت کاری کی منصوبہ بندی

گذشتہ روز فیصل آباد میں صنعت اور آلودگی کے موضوع پر ایک سیمینار منعقد کیا گیا اس سیمینار کے دوران اس بات پر زور دیا گیا کہ بڑی صنعتیں آلودگی کا باعث نہیں یہ چھوٹی صنعتوں کی ضمنی پیداوار ہے اسلئے کہ چھوٹی صنعتیں کسی منصوبہ بندی کے بغیر لگتی ہیں اور ان کی پوری طرح دیکھ بھال بھی نہیں کی جاتی۔ اگر صنعت کی منصوبہ بندی کی جائے۔ اور پھر اسکی دیکھ بھال بھی ہو تو یقیناً آلودگی کا سوال پیدا نہیں ہو سکتا۔ ایک بڑے برآمد کنندہ نے کہا کہ حکومت اور انتظامیہ اپنی اس ذمہ داری کو پورا نہیں کر رہی ہیں۔ انہیں چاہیئے کہ وہ صنعتوں کو منصوبہ بندی کر کے لگائیں انہوں نے یہ بھی کہا کہ فیصل آباد کی گرین بیلٹ ختم ہو رہی ہے کیونکہ مختلف شعبوں کیلئے اسے کسی نہ کسی طرح لوگ حاصل کر لیتے ہیں اور پھر اسکی واپسی ناممکن ہو جاتی ہے۔ یہ بھی کہا گیا کہ صنعت کے لئے زون مقرر ہونے چاہئیں اور ان کے علاوہ کسی اور جگہ کو صنعت کے لئے استعمال نہ کیا جائے۔ اس امید کا اظہار کیا گیا کہ اگر ان باتوں کا خیال رکھا جائے تو چھوٹی اور بڑی صنعتوں میں سے کوئی بھی آلودگی کا باعث نہیں ہو گی اور اسی طرح عوام الناس آلودگی کی مضرت سے بچ سکیں گے۔

"تحریک بہبود انسانیت" کے نام پر تمام دنیا میں جلسے قائم کرنے چاہئیں۔
(حضرت امام جماعت احمدیہ۔ الرابع)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یاد رفتگان ـــــــ عبدالباسط شاہد

مکرم مولوی محمد اسماعیل صاحب منیر ثانی

تنزانیہ میں خاکسار کے قیام کا عرصہ قریباً تین سال پورا ہو چکا تھا کہ مکرم مولوی محمد منور صاحب کا تبادلہ ہو گیا اور ان کی جگہ دارالسلام میں خاکسار خدمات سرانجام دینے لگا۔ انہیں دنوں مرکز سے اطلاع ملی کہ ایک نئے مربی صاحب تشریف لا رہے ہیں۔ ان کا دوسرے افریقن احباب کے ہمراہ ائیرپورٹ پر استقبال کیا گیا۔ معلوم ہوا کہ موصوف کی شادی کو قریباً ایک ماہ ہی ہوا ہے اور ایک ماہ کا یہ عرصہ پاک و ہند لڑائی کے دوران دہلی میں اس حال میں گزارا کہ اکثر راتیں ہوائی حملے کے خوف سے خندقوں میں بسر ہوئیں اور پھر اسی دوران ان کی نوبیاہتا بیگم کا کسی بیماری کی وجہ سے اپریشن بھی ہوا تاہم مرکز کے دیئے ہوئے پروگرام کے مطابق ہنستے مسکراتے میدان عمل میں پہنچ گئے۔

یہ نوجوان مربی ہمارے مولوی محمد اسماعیل منیر ثانی صاحب تھے جو پچھلے دنوں بقضائے الٰہی اچانک وفات پا کر خالق حقیقی سے جا ملے

ہم دن بھر تو اپنے کام میں معروف رہتے دن ڈھلے کچھ وقت نکال کر ڈاکخانہ جاتے اور اپنی ڈاک حاصل کرتے۔ یہی ہماری تفریح، سیر اور ورزش کا وقت ہوتا۔ اسی وقت باتوں باتوں میں اس روئیداد کا پتہ چلا جس کا اوپر ذکر کیا گیا ہے اور اس وقت وطن سے ڈاک کی آمد کے "انتظار کی شدت" کا پتہ چلتا۔ وہاں بڑی دلچسپ باتیں ہوتیں اور بڑے مزے کے فقروں کا تبادلہ ہوتا

کم و بیش چار سال کے بعد خاکسار واپس آرہا تھا۔ بزرگ مربی مکرم چوہدری عنایت اللہ احمدی کو چارج دیا۔ ایرپورٹ پر الوداع کہنے والوں میں مکرم مولوی محمد اسماعیل منیر صاحب بھی شامل تھے۔ بہت جذباتی انداز میں بار بار یہ فقرہ انہوں نے کہا کہ "خدا نے چاہا تو میں بھی اسی طرح اپنا عرصہ قیام پورا کر کے کامیابی اور خوشی کے ساتھ واپس جاؤں گا"

ایک اور دلچسپ بات یہ ہوئی کہ ایک دفعہ ہم حسب معمول اپنے دفتر میں بیٹھے کام کر رہے تھے۔ میں نے ان سے کسی کام کے متعلق کہا کہ آپ سے فلاں کام کے لئے عرض کیا تھا اس کا کیا بنا؟ کہنے لگے کہ آپ ایسے الفاظ بول کر شرمندہ تو نہ کیا کریں۔ میں نے کہا کہ ہم ایک میز پر بیٹھے ایک مشترکہ مقصد اور کام کے لئے مل جل کر کوشش کر رہے ہیں اس لئے آپ کیوں شرمندہ ہوتے ہیں کہنے لگے کہ وہ تو ٹھیک ہے مگر آپ تو میرے والد صاحب کی عمر کے ہیں۔ مجھے ان کی یہ بات اتنی عجیب اور غیر متوقع سی لگی کہ میں نے ان کو یہ فقرہ بھی اچھی طرح پورا نہ کرنے دیا اور ان کی بات کاٹ کر کہا کہ آپ یہ کیا کہہ رہے ہیں۔ کہنے لگے کہ حساب کر کے دیکھ لیں چنانچہ حساب کرنے پر ان کی بات درست نکلی ان کے والد صاحب اور میری عمر میں کوئی زیادہ فرق نہیں تھا۔ میں نے ان سے کہا کہ آپ نے تو یہاں میرے پاس آکر مجھے بوڑھا کر دیا ہے اس سے پہلے مجھے اپنے بزرگ علماء یا ہمعصر ساتھیوں کے ساتھ کام کرنے کا اتفاق ہوتا رہا ہے۔ اور اس طرح میں نے کبھی یہ سوچا ہی نہیں تھا کہ زمانہ کتنا آگے نکل گیا ہے اور اپنے آپ کو نوجوان ہی سمجھتا رہا۔ ان کے ساتھ وقت بہت اچھا گزرا۔ میری خوراک ان کے مقابلہ میں بہت کم تھی۔ کھانا ہم خود تیار کرتے تھے۔ میں نے ان سے ایک دو دفعہ دریافت بھی کیا کہ ان کو اس انتظام میں کوئی کمی تو محسوس نہیں ہوتی وہ تکلف اور شرماشرمی سے ہی کام لیتے رہے۔ آہستہ آہستہ ان کے جوہر کھلے اور کوشش کی گئی کہ انہیں اس معاملہ میں کوئی کسر نہ لگے۔

ہمارا باہم مل کر رہنے کا زمانہ زیادہ لمبا تو نہیں تھا مگر مجھ پر یہی اثر تھا کہ آپ ایک ذہین محنتی کام کی لگن رکھنے والے واقف زندگی ہیں۔ بعد میں ان کے متعلق اکثر یہی پتہ چلتا رہا کہ بیمار ہیں اور ہسپتال میں داخل ہیں۔ مرکز میں واپس آئے۔ علاج ہوا تندرست ہو گئے۔ دوبارہ واپس گئے مگر پھر کچھ عرصہ کے بعد بیمار ہو گئے۔ واپس آکر مرکز میں بڑی خاموشی اور عمدگی سے مفوضہ فرائض سرانجام دیتے رہے۔ اپنے فرائض کی ادائیگی کے ساتھ لجنہ کے ماہنامہ مصباح کی ادارت کی ذمہ داری بھی اٹھائے رکھی اور اپنی مخصوص نرم روی سے چلتے ہوئے خاموشی سے خالق حقیقی کے حضور حاضر ہو گئے اللہ تعالیٰ بلند درجات سے نوازے۔

"اس وقت دنیا کو سب سے زیادہ انسانی قدروں کو بحال کرنے کی طرف توجہ دینے کی ضرورت ہے۔"

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

کس نے کیا کہا

فرنٹیئر پوسٹ
۳۔ فروری ۱۹۹۳ء

فرنٹیئر پوسٹ کے ۳، فروری ۱۹۹۳ء کے شمارہ میں ربوہ کے حبیب احمد

Welfare state

Leaders of IJI often declare that they have determined to transform Pakistan into a real Islamic welfare state, but nothing tangible could be accomplished in this connection uptill now. Prices of essential commodities are rising continuously, unemployment and corruption is widespread and common people are leading a miserable life.

Such determination minus sincerity and honesty will not be able to ameliorate the lot of the suffering masses. People have been listening to such utterances since the inception of Pakistan.

When China with such a huge population can guarantee basic necessities of life to the people, why can't a small country like ours do the same? If the leaders are sincere and honest and they really want to serve the suffering people they will definitely find a way to realise this noble end.

When Mao Tse Tung succeeded in bringing about the revolution in China he said, "From now onward if we eat rice we will eat rice together". He succeeded in accomplishing what he wanted to do because he was sincere and honest.

Mere privatisation and deregulation will not be able to ameliorate the lot of downtrodden classes. Unless the country is transferred into a real Islamic welfare state the welfare of the suffering masses cannot be guaranteed.

In the West working classes were leading a miserable life when there was full-fledged privatisation under capitalism, but when they transformed their countries into welfare states the people started living an honourable life.

In the European welfare states social security is paid to the unemployed, medical treatment is given free to all the citizens and accommodation facilities are also provided by the government.

During the caliphate of Hazrat Umar (peace and blessings of Allah be upon him) subsistence alliance was paid to orphans, widows and to them who didn't have any source of income. Unless Pakistan is transformed into a real Islamic welfare state the lot of the suffering masses cannot be ameliorated.

HABIB AHMAD,
Rabwah.

کہتے ہیں کہ آئی جے آئی کے لیڈرز ہمیشہ کہتے ہیں کہ انہوں نے تہیہ کر رکھا ہے کہ پاکستان کو ایک حقیقی اسلامی ویلفیئر سٹیٹ میں بدل کر رکھ دیں گے۔ لیکن اب تک اس سلسلے میں کوئی ثبت نتائج سامنے نہیں آئے۔ ضروریات زندگی کی قیمتیں ایک سلسلہ میں اشیاء کی قیمتیں بڑھ رہی ہیں اور مسلسل بڑھ رہی ہیں۔ بیروزگاری اور کرپشن بہت پھیل رہی ہے۔ اور عوام الناس ایک تکلیف دہ زندگی بسر کر رہے ہیں۔ ارادہ تو بے شک ٹھیک ہے لیکن اگر ایسے ارادہ میں اخلاص نہ ہو اور دیانتداری نہ ہو تو عوام الناس کی مشکلات کو کبھی حل نہیں کیا جا سکے گا۔ لوگ ایسی باتیں پاکستان کی آزادی کے شروع سے ہی سن رہے ہیں۔ چین جس کی آبادی بہت زیادہ ہے نے اپنے لوگوں کے لئے زندگی کی بنیادی ضروریات مہیا کی ہیں ہم جو ایک نسبتاً چھوٹا ملک ہیں اپنے لوگوں کے لئے ایسا کیوں نہیں کر سکے۔ اگر ہمارے لیڈر مخلص ہوں اور دیانتدار۔ اور وہ واقعی چاہتے ہوں کہ لوگوں کی مشکلات حل کی جائیں تو یقین کے ساتھ کہا جا سکتا ہے جب ماؤزے تنگ نے چین میں انقلاب برپا کیا تھا تو انہوں نے کہا کہ اب اگر ہم چاول کھائیں گے تو ہم سب چاول کھائیں گے۔ وہ جو کچھ کرنا چاہتے تھے اسلئے کر پائے کہ وہ دیانتدار تھے صرف نجکاری اور ڈی ریگولیشن ملک کے پسے ہوئے افراد کی حالت بہتر نہیں بنا سکتے۔ ہمارے لوگوں کے مشکلات سے نکلنے کا ایک یہی ذریعہ ہے کہ اسلامی ویلفیئر نظام قائم کیا جائے۔ مغربی ممالک میں جب سرمایہ کاری کے ماتحت نجکاری پورے زور پر تھی تو وہاں کے محنت کش تکلیف دہ زندگی بسر کر رہے تھے لیکن جب انہوں نے اپنے ملکوں کو ویلفیئر ریاستوں میں بدلا تو لوگ باعزت زندگی گذارنے لگے۔ یورپ کی ویلفیئر ریاستوں میں بے روزگاروں کو سماجی تحفظ دیا جاتا ہے اور تمام شہریوں کا علاج معالجہ بھی کیا جاتا ہے۔ اور تمام لوگوں کو حکومت کی طرف سے سر چھپانے کی جگہ بھی دی جاتی ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں یتیموں، بیواؤں اور ان لوگوں کو جن کے پاس کوئی ذریعہ معاش نہیں ہوتا تھا گذارہ الاؤنس دیا جاتا تھا۔ جب تک پاکستان کو صحیح معنوں میں ایک ویلفیئر سٹیٹ نہیں بنا دیا جاتا ہمارے لوگوں کی مشکلات حل نہیں ہو سکتیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

واقفینِ نَو

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ تمام واقفینِ نَو کو صحت و تندرستی کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائے ۔ اور وہ بڑے ہوکر خود اپنے آپ کو وقف کے لئے پیش کرنے کی سعادت حاصل کریں ۔

جو دوست وقفِ نو میں شامل اپنے بچوں کی تصاویر الفضل میں شائع کرانا چاہتے ہیں انکی خدمت میں درخواست ہے کہ پاسپورٹ سائز بلیک اینڈ وائٹ اور صاف تصاویر بھجوائیں ۔ یاد رہے کہ رنگین فوٹو ہو تو اخبار میں تصویر واضح نہیں آتی ۔

(ادارہ)

منیب عثمان ابن ناصر احمد طاہر
وزیر آباد

حسن احمد ابن میاں اقبال احمد
وزیر آباد

عامر احمد ابن محمد بشیر
وزیر آباد

سعید احمد ابن عبد المجید جنجوعہ
ترگڑی

شرجیل مقصود ابن مقصود احمد چوہان
ترگڑی

خرم شہزاد ابن محمد اشرف
ترگڑی

نعیم اللہ فرخ ابن حمید اللہ ظفر

ندیم احمد ابن محمود احمد بھنڈر
ترگڑی

عائشہ رشید بنت عبد الرشید خاور
ترگڑی

اسد محمود ابن طارق محمود ورک
ترگڑی

انصر محمود ابن ناصر احمد جنجوعہ
ترگڑی

ہبتہ الرحمان بنت اشفاق الرحمان
ترگڑی

عبد العزیز ابن عبد الواحد چوہان
ترگڑی

عدیل احمد ابن محمد صدیق مستری
ترگڑی

عطیۃ الشافی بنت محمد ریاض چوہان
ترگڑی

قدسیہ نادر بنت عبد القادر
ترگڑی

نزہت پروین بنت بشیر احمد کھوکھر
ترگڑی

محمد اجمل ابن محمد اشرف ڈھلو
ترگڑی

بشریٰ عنبرین بنت عبد المجید بھٹی
ترگڑی

بقیہ صفحہ ۱

جائیں ۔ اپنے نفوس ۔ اپنے اموال خدا کو دے دیں اور خدا کی راہ میں دے دیں اور خدا کی راہ میں قربان کردیں اور اللہ تعالیٰ اس کے بدلے میں انہیں اپنی جنت عطا کریگا اور یہ ایک ایسا سودا ہے جس کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو تم نے بیع کی ہے ۔ اس بیع پر خوش ہو جاؤ ۔ یہی سودا تھا جو حشر کے دن کے لئے تم کر سکتے تھے ۔ اور تم نے کرلیا ۔

(از خطبہ فرمودہ ۱۰ مئی ۱۹۶۸ء)

بقیہ : صفحہ ۴

خاصی زیادہ ہے گیمبیا سے نکل کر جماعت سینیگال اور دیگر قریبی علاقوں تک پہنچ چکی ہے مکرم داؤد احمد حنیف صاحب کے دل کی نیکی ان کے کام آرہی ہے ۔ اور اللہ تعالیٰ انہیں خوب نوازتا رہا ہے ۔

آپ کے بعد وہاں کے ایک پرانے مقامی مربی عبد القادر جکنی ہیں اس تصویر میں آپکا نہایت بارعب لباس اس بات کی دلیل ہے کہ آپ اپنے کام میں خوب سنجیدہ ہیں اور جہاں جاتے ہیں خدا کے فضل سے اچھا اثر پیدا کرتے ہیں پچھلی قطار میں دائیں طرف سے یعنی مکرم اقبال احمد غضنفر کے پیچھے حامد امبائی ہیں اس کے بعد ابراہیم آلوز اور ان کے بعد سالک مراکشی ۔ یہ صاحب خاندانی طور پر مراکش کے رہنے والے ہیں لیکن اب خاصے لمبے عرصے سے گیمبیا میں قیام پذیر ہیں ۔ اب یہ مربی نہ صرف گیمبیا میں خدمات سرانجام دیتے ہیں بلکہ سینیگال میں بھی دوروں پر جاتے ہیں اور سینیگال میں بھی خدا کے فضل سے اب احمدیہ جماعت قائم ہو چکی ہے ۔

ان کے بعد دو دوسرے افراد ہیں جیسا کہ پہلے میں نے کہا ہے حکومت کے مختلف دفاتر میں کارکن ہیں لیکن زیادہ تر وقت مربیوں کے ساتھ گذارتے ہیں تاکہ اپنے اس جذبے کی تسکین کر سکیں کہ کاش وہ بھی مربی بن سکتے اور وہ خدا کے فضل سے کسی نہ کسی وقت مربی بن جائیں گے ۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ: ۱۴ فروری۔ سردی کل سے کم ہے۔

○ وزیر اعظم پاکستان میاں محمد نواز شریف نے کہا ہے کہ کمیں اور چوہدری میں میرے نزدیک کوئی فرق نہیں تمام شہری معزز ہیں۔ کسی مظلوم نے پکارا تو نواز شریف اس کی مدد کے لئے موجود ہو گا۔ اگر کرسی پر بیٹھ کر میں نے کچھ نہ کیا تو پہلے نفلوں کا ثواب بھی ختم ہو جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ غریبوں کے ساتھ ظلم میرے دور میں نہیں ہو سکتا ظلم و زیادتی ختم ہونے کا وقت آ گیا ہے۔ وہ ہفتے کے روز سرگودھا کے نواحی گاؤں فاروقہ اور ضلع قصور کے علاقے واں رادھا رام میں اجتماعات سے خطاب کر رہے تھے اس علاقے میں ۸ سال کی ایک بچی کو قتل کر دیا گیا تھا۔ وزیر اعظم نے مقتولہ کے والد کو ۵۰ ہزار روپے امداد دی۔

○ وزیر اعظم نے اوکاڑہ جانے والی سڑک پر ڈاکوؤں کی اطلاعات پر تشویش کا اظہار کرتے ہوئے ایس پی قصور کو تنبیہ کی کہ وہ ان وارداتوں کا فوری تدارک کریں اور کہا "اگر دوبارہ ڈاکے کی اطلاع ملی تو یا تم نہیں یا میں نہیں۔" واں رادھا رام کے عوامی اجتماع نے امن و امان کی صورت حال پر عدم اطمینان کا اظہار کیا۔

○ سپریم کورٹ نے ۲۰ فروری کو سابق چیف آف آرمی سٹاف جنرل مرزا اسلم بیگ کو عدالت میں طلب کر لیا ہے۔ رجسٹرار نے جنرل بیگ کے نام جو نوٹس جاری کیا ہے اس میں کہا گیا ہے کہ لاہور پریس کلب کے پروگرام میں دیئے گئے بیان کے بارے میں وضاحت کریں۔

○ پیر صاحب پگارا نے کہا ہے کہ جنرل اسلم بیگ کو بیان دینے سے پہلے دستور سے انحراف اور غداری کی سزا کے بارے میں معلوم کر لینا چاہئے تھا۔ انہوں نے کہا کہ ۱۹۸۸ء کے انتخابات میں فرشتے بھی نازل ہوئے تھے اور ۱۹۹۰ء میں ابلیس کی اولاد بھی۔ اب اصلی فیملی پلاننگ ہو گی۔

○ بھلوال کے قریب ڈاکوؤں نے ویگن اور گجرات کے قریب دو مسافر بسیں لوٹ لیں۔

○ قومی اسمبلی کے رکن مسٹر آصف زرداری نے کہا ہے کہ میں ہر صورت میں وطن واپس جاؤں گا۔ انہوں نے مرتضیٰ بھٹو سے ملاقات کو خارج از امکان قرار دیا۔

○ آئی جے آئی صدارتی امیدوار کا جلد فیصلہ کرے گی۔ سابق وزیر اعظم محمد خان جونیجو کو صدارتی امیدوار بنانے کے بارے میں غور کیا جا رہا ہے ایک مضبوط لابی نے ان کا نام تجویز کیا ہے۔

○ ملک غلام مصطفےٰ کھر نے کہا ہے کہ حکومت اور بے نظیر کی مفاہمت کے الٹے نتائج نکلیں گے۔

○ ایم کیو ایم کے سینیٹر اشتیاق اظہر نے الزام لگایا ہے کہ حکمرانوں کے تشدد کی وجہ سے کراچی اور حیدر آباد کے مسلمان عیسائیت قبول کر رہے ہیں۔

○ ریڈ کراس کی بین الاقوامی کمیٹی کے ایک اہلکار کا اندازہ ہے کہ کابل میں گذشتہ ۲۵ دن کی لڑائی میں ۵۰ ہزار افراد مارے جا چکے ہیں۔

○ محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ حکومت سے سمجھوتہ نہیں ہو سکتا۔ وطن واپسی پر ہم حکومت ہٹاؤ تحریک چلائیں گے۔ سرکاری ذرائع ابلاغ سے مفاہمت کی جو خبریں جاری ہو رہی ہیں ان کا مقصد اپوزیشن کی جڑیں کھوکھلی کرنا ہے۔

○ شیخوپورہ کچہری میں ایم پی اے کے حامیوں اور مخالفین میں آدھ گھنٹہ تک فائرنگ کے نتیجے میں ایک بچہ ہلاک اور پیشی پر آنے والا ایک شخص شدید زخمی ہو گیا۔ ہزاروں افراد میں بھگدڑ مچ گئی۔ فریقین کے کئی افراد اسلحہ سمیت گرفتار کر لئے گئے۔

○ کشمیری مجاہدین نے آٹھ چوکیوں پر حملہ کر کے کئی بھارتی فوجی ہلاک کر دیئے۔ ڈنڈطولہ میں بھی تین گھنٹے تک جھڑپ ہوئی۔ دو مجاہد شہید ہوئے جبکہ ۸ گرفتار ہو گئے۔

○ جاپان اور پاکستان کے درمیان این پی ٹی معاہدے کے حوالے سے مذاکرات نتیجہ خیز ثابت نہیں ہو سکے جس کے باعث جاپان کی طرف سے اقتصادی امداد کا معاملہ ایک بار پھر کھٹائی میں پڑ گیا ہے۔

○ آزاد کشمیر کے سابق وزیر اعظم مسٹر ممتاز راٹھور نے اعلان کیا ہے کہ ۴ اپریل کو پچکوٹھی کے مقام پر کنٹرول لائن عبور کی جائے گی۔ یاد رہے کہ ۴ اپریل مسٹر ذوالفقار علی بھٹو کا یوم وفات ہے۔

○ سابق چیف آف آرمی سٹاف جنرل مرزا اسلم بیگ نے کہا ہے کہ میرے اور صدر کے درمیان کوئی محاذ آرائی نہیں ہے بدگمانیاں پیدا کرنے کی کوشش کی گئی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ۱۹۹۰ء کے الیکشن میں دھاندلیوں کا کوئی علم نہیں فوجی تو پولنگ سٹیشنوں کے اندر اور نزدیک تک جانے کے مجاز نہیں تھے۔

○ مسٹر غلام مصطفےٰ جتوئی نے کہا ہے کہ موجودہ وزیر اعظم کے ہوتے ہوئے آٹھویں ترمیم ختم نہیں ہونی چاہیئے۔ انہوں نے کہا کہ حکومت کی افغان پالیسی مکمل طور پر ناکام ہے جس کے نتیجے میں وہاں سول وار جاری ہے اور قتل و خون کا بازار گرم ہو رہا ہے۔

○ بلوچستان کے وزیر اعلیٰ مسٹر تاج محمد خان جمالی نے جمعیت العلمائے اسلام کے مولانا فضل الرحمٰن سے ان کی اقامت گاہ پر جا کر ملاقات کی۔ ڈیرہ اسماعیل خان میں ہونے والی اس ملاقات میں وزیر اعلیٰ بلوچستان نے انہیں صدر اسحاق کی صدارتی الیکشن میں حمایت اور بلوچستان حکومت سے تعاون کی دعوت دی۔

○ پاکستانی اور امریکی کمانڈوز کے درمیان مشقیں شروع ہو گئی ہیں۔ کمانڈوز اسی ہفتے واپس چلے جائیں گے۔

○ پاکستان کی طرف سے جاپان کو سرکاری طور پر بتایا گیا ہے کہ بھارت ۲۰۰ ایٹم بم بنانے کے قابل ہو گیا ہے۔ وزارت خارجہ نے جاپان کی ان تجاویز کا خیر مقدم کیا ہے جو اس نے جنوبی ایشیا میں ایٹمی ہتھیاروں کا پھیلاؤ روکنے کے لئے پیش کی ہیں۔

○ جنوبی افریقہ میں تین ملکی ون ڈے کرکٹ ٹورنامنٹ میں ویسٹ انڈیز نے پاکستان کو آٹھ وکٹوں سے ہرا دیا۔

دانتوں کا معائنہ مفت۔ احمد ڈینٹل کلینک
ڈینٹسٹ رانا مدثر احمد
طارق مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ
۴ بجے تا ۸ بجے شام

ضرورت ہے

فارم نزد کھوسکی ضلع بدین سندھ کیلئے ایک دیانتدار منشی / کامدار کی ضرورت ہے۔ تنخواہ حسب لیاقت اور تجربہ۔ فارم پر رہائش بجلی وغیرہ برائے فیملی موجود۔ درخواستیں مع کوائف عمر، تعلیم، تجربہ، مطلوبہ تنخواہ وغیرہ اپنے صدر یا امیر صاحب کی تصدیق کے ہمراہ مندرجہ ذیل پتہ پر جلد ارسال کریں یا خود رابطہ کریں
بریگیڈیئر اعجاز احمد خان ۷-۴ نمبر ۴ کمرشل سٹریٹ
ڈیفنس ہاؤسنگ اتھارٹی کراچی ۷۵۵۰۰
فون نمبر: ۵۴۲۵۳۳

صاحبِ اولاد

اپنے پھول سے بچوں کی صحت اور نشوونما کا خاص خیال رکھیں۔ اگر کوئی کمزوری ہو تو مندرجہ ذیل ادویات سے انتخاب کریں۔

DWARFISHNESS COURSE	-/۱۰۰	۰۔ چھوٹا قد کورس
BED URINE COURSE	-/۳۵	۰۔ بول بستری کورس
MITTI CHOUR COURSE	-/۲۰	۰۔ مٹی چھوڑ کورس
BABY GROWTH COURSE	-/۳۰	۰۔ بے بی گروتھ کورس
MARASMUS COURSE	-/۶۰	۰۔ سوکھا پن کورس
BABY TINIC	-/۱۲	۰۔ بے بی ٹانک
SLOW DENTITION CURE	-/۲۰	۰۔ آہستہ دانت نکالنا کیور
IRREGULER TEETH CURE	-/۲۰	۰۔ بے ترتیب دانت کیور

ڈاکٹرز اور سٹاکسٹوں کے لئے معقول کمیشن
چار صد روپے یا زائد کے آرڈر پر ڈاک خرچ بذمہ کمپنی

کیور ٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی رجسٹرڈ ربوہ فون ۶۰۶ / ۷۷۱